تفہیم السنة 2

کتاب اتباع السنة

اتباع سنت کے مسائل

مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

بخاری-7280

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز۔لاہور

maktabaquddusia.com

كتابُ اتّباعُ السُّنة

2

اتّباعِ سُنت کے مسائل

نظر ثانی شدہ ایڈیشن

maktabaquddusia.com

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
۳۔یوسف مارکیٹ ۔غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار لاہور

فہرست

نمبر شمار	اَسماءُ الاَبوَاب	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	6
2	اِصطَلَاحَاتُ الحَدِيثِ مُختَصَرًا	مختصر اصطلاحاتِ حدیث	43
3	اَلنِّـيَّةُ	نیت کے مسائل	44
4	تَعرِيفُ السُّنَّةِ	سنت کی تعریف	45
5	اَلسُّنَّةُ فِي ضَوءِ القُرآنِ	سنت قرآن مجید کی روشنی میں	48
6	فَضلُ السُّنَّةِ	سنت کی فضیلت	55
7	اَهمِيَّةُ السُّنَّةِ	سنت کی اہمیت	60
8	تَعظِيمُ السُّنَّةِ	سنت کا احترام	71
9	مَكَانَةُ الرَّأيِ لَدَى السُّنَّةِ	سنت کی موجودگی میں رائے کی حیثیت	75
10	اِحتِيَاجُ السُّنَّةِ لِفَهمِ القُرآنِ	قرآن سمجھنے کے لئے سنت کی ضرورت	79
11	وُجُوبُ العَمَلِ بِالسُّنَّةِ	سنت پر عمل کرنا واجب ہے	87
12	اَلسُّنَّةُ وَالصَّحَابَةُ	سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں	99
13	اَلسُّنَّةُ وَالأَئِمَّةُ	سنت ائمہ کرام کی نظر میں	108
14	تَعرِيفُ البِدعَةِ	بدعت کی تعریف	112
15	ذَمُّ البِدعَةِ	بدعت کی مذمت	113
16	اَلأَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ وَالمَوضُوعَةُ	ضعیف اور موضوع احادیث	122

maktabaquddusia.com

طبع ہوئیں جن کی تعداد اب الحمدللہ 44 تک پہنچ چکی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کتابچوں کی صورت میں سلسلہ اشاعت حدیث کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس قدر پذیرائی عطا فرمائی ہے کہ بیشتر کتب کے انگریزی، سندھی، بنگالی اور تلگو (حیدر آباد ہند کی مقامی زبان) میں تراجم ہو چکے ہیں۔ بعض کتب کے ہندی میں بھی ترجمے ہوئے ہیں۔

حال ہی میں بعض باہمت خواتین نے جرمن زبان میں ان کتب کا ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ وباللہ التوفیق

جو حضرات اردو اور انگریزی آسانی سے نہیں پڑھ سکتے ان کے لئے ہماری واجب الاحترام ہندی بہنیں ان کتب کو رومن اردو میں منتقل کر رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے سلسلہ تفہیم السنہ کی تمام کتب کی آڈیو ریکارڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات درج ذیل Link پر سن سکتے ہیں:

https://play.google.com/store/apps/details?id=pkg.tafheemussunnah.app

اردو، انگریزی، سندھی، بنگالی اور تلگو زبان میں تفہیم السنہ کی کتب کو ایک ہی APP میں اکٹھا کرنے کے منصوبہ پر بھی عمل ہو رہا ہے۔ امید ہے قارئین کرام عنقریب اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ ان شاء اللہ!''

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے عاجز بندوں کی اس حقیر کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور قیامت کے روز ان کی مغفرت کا باعث بنا دے۔ آمین

پھلا پھولا رہے یا رب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

(یہاں پر محترم والد صاحب کی تحریر ختم ہو رہی ہے)

قارئین کرام! قبولیتِ اعمال کے لئے سب سے پہلی شرط خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے اور دوسری شرط اتباع سنت ہے، جو اعمال رسول اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق نہیں ہوں گے، وہ اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوں گے۔ قرآن مجید میں اور احادیث مبارکہ میں کس طرح اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے، اس کا اندازہ آپ کو کتاب ہذا کے مطالعہ سے ہوگا۔ امید ہے کتاب پڑھنے کے بعد قارئین کرام میں اتباع سنت کا جذبہ فزوں تر ہو گا۔ ان شاء اللہ!

عبداللہ اقبال کیلانی

ڈائریکٹر حدیث پبلیکیشنز، ریاض سعودی عرب
(+966567463166)

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کے کسی بھی فیصلے یا حکم سے روگردانی سارے نیک اعمال برباد کر دیتی ہے۔

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن سے آگے بڑھنے کی کسی کو اجازت نہیں۔

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کے حضور اونچی آواز میں بات کرنا اپنی دنیا وآخرت برباد کرنا ہے۔

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کی اطاعت میں جنت اور نافرمانی میں جہنم ہے۔

ہم سب اسی رسولِ محترم ﷺ کی امت سے ہیں۔ ہم سب نے اسی رسول محترم ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔ ہماری نسبت اسی رسول محترم ﷺ کے ساتھ ہے۔ تو پھر یہ کیا کہ ہم نے علیحدہ علیحدہ نسبتیں قائم کر رکھی ہیں، علیحدہ علیحدہ فرقے اور مسلک بنا لیے ہیں، علیحدہ علیحدہ نام رکھ لیے ہیں اور پھر اپنی اپنی نسبت، اپنے اپنے فرقے، اپنے اپنے مسلک اور اپنے اپنے نام پر فخر جتانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اے لوگو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا دعویٰ رکھتے ہو! کیا ہمارے دل اپنے اپنے پسندیدہ مسلکوں اور طور طریقوں پر پتھروں سے بھی زیادہ سختی سے جمے ہوئے ہیں کہ سنتِ رسول ﷺ جان لینے کے باوجود ہم انھیں چھوڑنے کو تیار نہیں!

اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لانے والو! ذرا کان لگا کر میری بات تو سنو، صحابِ رسول سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ» (متفقٌ علیہ)

”جس نے میرے طریقے سے منہ موڑا، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں“۔ (بخاری ومسلم)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ہم سب نے رسول محترم ﷺ کا ارشاد مبارک سن لیا۔ آیئے غور کریں کہ ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے امت کو وضو کا وہی طریقہ سکھایا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے آپ ﷺ کو سکھایا تھا۔ نمازوں کے وہی اوقات مقرر فرمائے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے آپ ﷺ کو بتلائے تھے اور نماز کا وہی طریقہ امت کو بتلایا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے آپ ﷺ کو بتلایا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ سے ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ دینی مسائل کے بارے میں جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نہ آجاتی آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوالات کے جواب نہیں دیا کرتے تھے۔ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ اپنی بیوی حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے ظہار (بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لینا) کر بیٹھے تو حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اس وقت تک جواب نہ دیا جب تک وحی نازل نہ ہوئی۔ روح کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس وقت تک خاموشی اختیار فرمائی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام جواب لے کر نہ آ گئے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے میراث کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے وحی آنے تک کوئی جواب نہ دیا۔ ایک انصاری حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھ لے تو کیا کرے؟'' اگر منہ سے (گواہوں کے بغیر) بات کرے تو آپ ﷺ حدِّ قذف لگائیں گے اگر (غصے میں) قتل کر دے تو آپ قصاص میں قتل کروا دیں گے اور اگر چپ رہے تو خود پیچ و تاب کھاتا رہے گا۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ''یا اللہ! اس مسئلے کا فیصلہ فرما۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے لعان کی آیات (سورہ نور، آیت نمبر 6 تا 9) نازل فرمائیں، تب آپ ﷺ نے سائل کو جواب دیا۔

اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت صرف آپ ﷺ کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لیے فرض قرار دی گئی ہے۔ سورہ سبا آیت 28 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ﴾ (28:34)

''اے محمد (ﷺ)! ہم نے آپ کو تمام بنی نوعِ انسان کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔''

سورہ انعام میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ﴾ (19:6)

فرقوں اور جماعتوں میں بٹا ہوا دیکھتی ہے تو اس کا ذہن خود بخود دین کے بارے میں پراگندہ ہونے لگتا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان نسل کو بتایا جائے کہ جہاں ہمارا اللہ، رسول، کتاب، قبلہ اور دین سب کچھ ایک ہے وہاں زندگی بسر کرنے کے لیے ہمارا راستہ بھی ایک ہی ہے۔

وہ راستہ کون سا ہے؟ سیدھی سی بات ہے کہ دین اسلام کی بنیاد دو ہی چیزوں پر ہے: کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ۔ رسول اکرم ﷺ کی وفات مبارک سے قبل دین کے حوالے سے ہمیں جو کچھ بھی ملتا ہے اس پر ایمان لانا اور عمل کرنا تمام امتِ مسلمہ پر فرض ہے اور اس سے کسی قسم کا اختلاف کرنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں جبکہ رسول اکرم ﷺ کی وفات مبارک کے بعد دین کے نام سے جو کچھ اضافہ کیا گیا ہے اس پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا امتِ مسلمہ پر فرض نہیں ہے۔ غور فرمایئے، جو شخص حنبلی فقہ پر عمل کرتا ہے باقی تین فقہوں کو ترک کرنے کے باوجود اس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اسی طرح جو شخص فقہ حنفی پر عمل کرتا ہے وہ باقی تین فقہوں پر عمل نہ کر کے بھی اسی درجے کا مسلمان ہے جس درجے کا کوئی بھی دوسرا مسلمان ہوسکتا ہے۔ امتِ محمدیہ ﷺ کے افضل ترین افراد یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مروجہ چاروں فقہوں میں سے کسی ایک فقہ پر بھی عمل نہیں کرتے تھے جبکہ انہی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ سب سے بہتر زمانہ ہے۔" (مسلم شریف)

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد ساری ملت اسلامیہ کی مشترکہ میراث اور تمام مسلمانوں کے ایمان و عمل کا مرکز اور محور صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے "سنتِ رسول ﷺ"، وہ خواہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ذریعے ہم تک پہنچے یا امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یا کسی بھی دوسرے امام کے ذریعے۔ گروہ بندی اور فرقہ واریت کی بنیاد اس وقت پڑتی ہے جب سنتِ رسول ﷺ کا علم ہوجانے کے بعد محض اس لیے اس پر عمل نہ کیا جائے کہ ہمارے مسلک اور ہماری فقہ میں ایسا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین میں یہ طرزِ عمل ساری خرابیوں اور فتنوں کا باعث ہے۔

یہاں ہم قارئین کرام کی توجہ کتاب ہذا کے باب "سنت اور ائمہ کرام رحمہم اللہ" کی طرف مبذول کرانا چاہیں گے جس میں مختلف ائمہ کرام کے سنت کے بارے میں اقوال تحریر کیے گئے ہیں۔ سبھی ائمہ کرام نے مسلمانوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ سنتِ صحیحہ سامنے آجانے کے بعد ان کے اقوال اور آراء کو بلا تامل ترک کر دیا جائے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے "دین میں سنتِ رسول کے علاوہ سب

کرنے کی جسارت کرتے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ بڑی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق بھی سلب فرمالے، ایسی صورت حال سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

اِتباعِ سنت...... عشق رسول ﷺ کا حقیقی معیار:

رسول اکرم ﷺ سے محبت اور عشق ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ بلکہ عین ایمان ہے۔ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ”کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنی اولاد، والدین اور باقی تمام لوگوں کے مقابلے میں مجھ سے زیادہ محبت نہ کرتا ہو۔“ (بخاری و مسلم) ایک صحابی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو اپنی جان و مال اور اہل و عیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جب گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوقِ زیارت بے قرار کرتا ہے، تو دوڑا دوڑا آتا ہوں، آپ ﷺ کا دیدار کرکے سکون حاصل کرلیتا ہوں، لیکن جب میں اپنی اور آپ ﷺ کی موت کو یاد کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ آپ ﷺ تو جنت میں انبیاء کرام کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، میں جنت میں گیا بھی تو آپ ﷺ تک نہیں پہنچ سکوں گا اور آپ ﷺ کے دیدار سے محروم رہوں گا تو بے چین ہوجاتا ہوں۔“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ۝﴾ (4:69)

”جو لوگ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔“

(سورہ نساء، آیت نمبر 69)

صحابی کے اظہار محبت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی آیات نازل فرما کر یہ بات واضح فرمادی کہ اگر تمھاری محبت سچی ہے اور تم اپنے نبی ﷺ کی مستقل رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ صرف یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر ایک نظر ڈالیے اور غور فرمایئے کہ انھوں نے رسول اکرم ﷺ سے عشق و محبت کا کیسے کیسے حق ادا کیا۔ رسول اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا کوئی ایک لمحہ ایسا نہیں جس میں انھوں نے نبی ﷺ کے